صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مع ترجمہ

۷۲۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی رحمہ اللہ

تالیف: امام مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

E-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

۴۲۲، احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مُسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمہ

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

نعمانی کتب خانہ
NOMANI
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-7321865

قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ)).

ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آ رہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا قسم خدا کی میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہو گا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جا رہے ہیں پیٹھ موڑ کر (یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)۔

٧٠٤٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً)).

۷۰۴۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔

٧٠٤٤-عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((تَكِرُّ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً)).

۷۰۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان

٧٠٤٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اقْرَءُوا)) فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا.

۷۰۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہو گا یہ آیت پڑھو ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)۔

٧٠٤٦- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُمْسِكُ

۷۰۴۶- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ یا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں

(۷۰۴۳) ☆ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان نہیں ہے کہ منافقت کرے۔

(۷۰۴۶) ☆ اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ملتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کے ☆

السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ.

کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو ہلاوے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سن کر رسول اللہؐ ہنسے تعجب سے اور آپ نے تصدیق کی اس عالم کے کلام کی پھر یہ آیت پڑھی **وما قدرو االله حق قدره** یعنی نہیں قدر کی انھوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔

٧٠٤٧- عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا الْآيَةَ**)).

٧٠٤٧- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ نے فرمایا **وما قدروا الله حق قدره** آخر تک۔

٧٠٤٨- عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ

٧٠٤٨- علقمہؒ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے

تلہ سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ نے تعجب کیا اس کی بداعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انھوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وماقدرا الله حق قدره آخر تک اس لیے کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت لہٰذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔